السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یسوع مسیح کی کامیابی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یسوع مسیح کی کامیابی۔

آج جس مضمون پر ہم کچھ لکھتے ہیں اس کے دو پہلو ہیں ایک نجیلی دوسرا قرآنی کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے مسلمانوں کو جناب مسیح علیہ اسلام کا قائل کر دیا ورنہ انجیلی واقعات تو ہرگز ہرگز ہم کو قائل نہ بنا سکتے اسی لئے ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کے احسانات عام میں سے بڑا احسان ہے خاص کر عیسائوں پر ہے کہ اس کے جناب مسیح کے بدر گو دنیا میں کم کر کے نیک گو زیادہ کر دیئے ورنہ اگر قرآن مجید مسلمانوں کو مسیح کے حق میں – وجیھا فی الدنیا والاخرۃ-کہہ کر نیک ہدایت نہ کرتا تو آج مسیح کے بذگوؤں کی تعداد کروڑہا زیادہ ہوتی خیر یہ ایک تمہید ہے ہمارے اصل مضمون کی ہمارا دراصل مضمون ہے مسیح کی کامیابی عیسائی اخبار نور افشاں نے ایک مضمون اسی عنوان پر چھوٹا سا لکھا ہے جس میں ذکر ہے کہ جس کام کے لئے جناب مسیح دنیا میں تشریف لائے تھے وہ پورا کر گئے چنانچہ اخبار مذکور کے الفاظ یہ ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے جب کہ اپنی دنیا پر کی خدمت انجام دے کر آسمان پر جانے کو تھا تو اس نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ میں نے زمین پر تیرا اجلال ظاہر کیا ہے میں اس کام کو جو تو نے مجھے کرنے کو دیا ہے تمام کر چکا۔ (23 جنوری 1920ء)

اہل حدیث

قرآن مجید نے حضرت مسیح کے حق میں جو ہم کو عقیدہ سکھایا ہے اس کے تو ہم قائل ہیں مگر انجیلی حوالہ سے ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مسیح اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے جو کچھ انہوں نے سنوارا بھی تھا وہ فورا بگڑ گیا چنانچہ انجیل کی مندرجہ ذیل عبارت اس پر شاہد عدل ہے حضرت مسیح کی ساری زندگی میں چند آدمی ان پر ایمان لائے ان کا انجام بھی یہ ہوا جو انجیل کی مندرجہ ذیل عبارت سے ملتا ہے۔ آخر وہ ان گیارہوں حواریوں کو جب دے کھانے بیٹھے تھے (دکھائی دیا اور ان کی بے ایمانی سخت دلی پر ملامت کی کیوں کہ وہ ان باتوں پر جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا یقین نہ لائے تھے۔ (انجیل مرقس باب 16 درس 14

اہل حدیث۔

یہ حوالہ بتا رہا ہے کہ جناب مسیح کو اپنے مشن میں کامیابی نہیں ہوئی جتنا کچھ انہوں نے کہا وہ بھی خراب ہو گیا ہاں کامیابی وہ ہے جو حضرت سید الانبیا محمد مصطفےٰ ﷺ کو حاصل ہوئی جس کو قرآن مجید میں بطور آیند خبر کے یوں فرمایا۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ١ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ٣ سورة النصر

جب خدا کی طرف سے مدد آئے اور لوگوں کو دیکھے کہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں تو تو اے نبی اس وقت اس کو پاکی یاد کیجو اور اس کی طرف جھک جاؤ'' اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبی اسلام کی زندگی کا مقصد اشاعت اسلام ان کی زندگی میں پورا ہو جائے گا اور اس کا پورا ہونے کا طریق یہ ہوگا کہ اسلام میں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری